بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

معاشرہ میں بڑھتے ہوئے جرائم اور ہمارے رویے

بدقسمتی سے وطن عزیز میں گزشتہ چند برسوں سے اخلاقی جرائم میں روز افزوں اضافہ ہوا ہے، اورنوبت بایں جا رسید کہ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو ہوسِ نفس کا نشانہ بنانا روز کا معمول بن گیا ہے...... حال ہی میں زینب نامی بچی کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعہ نے ایک بار پورے معاشرے کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔اس واقعہ کو زیادہ شہرت اس لئے ملی کہ بچی حکومت کی شدید ترین مخالف جماعت کے ایک ذمہ دار کی بیٹی تھی۔ ورنہ غریب غرباء اور عام آدمیوں کی بچیاں روز درندگی کا شکار ہوتی ہیں اور کہیں کوئی شور ہوتا ہے نہ ہنگامہ، نے پرے پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے............ابھی اس خبر کی سیاہی خشک بھی نہ ہوئی تھی کہ خیبر پختونخواہ مردان میں ایسا ہی واقعہ رونما ہوگیا جس پر صوبہ میں کپتان صاحب کی حکومت بھی خاموش رہی اور مرکز میں ان کی حزب اختلاف بھی۔

ہیومن رائٹس آف پاکستان کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق سال گزشتہ ۲۰۱۷ء کے دوران، ۷۶۹ کم عمر بچیوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات رپورٹ ہوئے، اور جو دبا دیے گئے یا جن کی رپورٹنگ نہیں ہوسکی وہ اس کے علاوہ ہیں......علاوہ ازیں ۱۴۶۵ خواتین کے ساتھ جنسی تشدد کے واقعات مختلف تھانوں میں رپورٹ ہوئے۔ گینگ ریپ کے ۱۲۱ ایسے واقعات منظر عام پر آئے جن میں مجرم جانے پہچانے لوگ تھے اجنبی نہ تھے،، ۵ کیسز میں قریبی رشتہ دار ملوث پائے گئے، اور نہ جانے کتنے ایسے تھے جن کی رپورٹ درج نہیں ہونے دی گئی۔ دلخراش قسم کے گینگ ریپ جو سال ۲۰۱۷ میں رپورٹ ہوئے ان کی تعداد ۴۴۷ تھی، اور ۱۱۸ مرد (لڑکے)

بھی جنسی زیادتی کا نشانہ بنائے گئے۔

ان ہوش ربا اعداد وشمار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرہ کس تیزی کے ساتھ اخلاقی انحطاط کا شکار ہے۔ ایک طرف تو معاشرے کی یہ صورت حال ہے اور دوسری جانب ایک مخصوص لابی پاکستان کو سیکس فری سوسائٹی بنانے کے لئے سرگرم ہے، اس لابی کے لوگ زینب کے واقعہ کے بعد یہ کہہ رہے ہیں کہ اسکولوں میں سیکس کی تعلیم اب نصاب کا لازمی حصہ ہونی چاہئے۔

توگویا جن ممالک میں سیکس کی تعلیم اسکول لیول ہی سے دی جاتی ہے وہاں جنسی جرائم بالکل نہیں ہوتے؟ جبکہ پوپ صاحب کا تازہ بیان یہ ہے کہ مغرب جنسی جرائم کی تمام حدیں پھلانگ چکا ہے اور وہاں بچوں کو بطور خاص جنسی جرائم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

اور وہ دہائی دے رہیں کہ اللہ کے بندو حیوانی معاشرے کو انسانی بنانے کی کوشش کرو، جبکہ ہمارے پوپی سیکولرز انسانی معاشرے کو حیوانی بنانے پر تلے ہوئے ہیں......

ہماری دانست میں جنسی جرائم کو روکنے اور ختم کرنے کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ ہم توبہ کے ساتھ رجوع الی اللہ ہوں اور اللہ کے فطری قوانین کو اپنالیں اور غیر فطری قانون سازی کے ذریعہ ان جرائم کو کنٹرول کرنے کی کوششوں سے اب تائب ہوجائیں۔جن کے نتائج ہم نے دیکھ لئے ہیں۔

اب وقت ہے کہ ہم صوفیائے کرام کی تعلیمات کے مطابق معاشرہ کے افراد کے تزکیہ کی کوششوں کو تیز تر کریں، کہ خدا خوفی، اور اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس ہی انسانوں کو جرائم سے روکنے کا اصل ذریعہ ہے......

افسوس اس بات پر ہے کہ جنسی جرائم پر کالم لکھے جارہے ہیں، میڈیا پر بحثیں چل رہی ہیں، احتجاج ہورہے ہیں، مذمتی قراردادیں پاس ہورہی ہیں مگر جو کام کرنے کا ہے وہ نہیں ہورہا، یعنی حدود وتعزیرات کا ان کی اصل روح کے ساتھ مکمل نفاذ اور نہ سیاسی جماعتیں اس کا مطالبہ کررہی ہیں، حتی کہ مذہبی سیاسی جماعتیں بھی اس حوالے سے خاموش ہیں، وہ جج حضرات جو سوشل ایشوز پر سوموٹو ایکشن لینے میں بڑے ایکٹو (Active) ہوتے ہیں وہ بھی نہیں فرمارہے کہ بڑھتے ہوئے

جنسی جرائم پر سوموٹو ایکشن لیتے ہوئے کل سے ہم شرعی احکام کے مطابق کیسز رجسٹر کریں گے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلے کریں گے۔

یقین مانئے اگر حدود اللہ کا نفاذ صحیح معنوں میں ہو جائے تو لوگوں کو ایسی عبرت حاصل ہوگی کہ وہ سنگین جرائم کی کڑی سزاؤں کے تصور سے ہی کانپ اٹھیں گے اور جرائم کی روک تھام میں تیزی سے پیش رفت ہوگی...... یقین نہ آئے تو وطن عزیز کی اسلام کے نظام جرم وسزا سے ڈری سہمی اشرافیہ اور بیوروکریسی کو دیکھ لیجئے جو قیام پاکستان سے اب تک اس ملک میں نظام شریعت کے نفاذ کی شدید مخالف ہے کہ اس سے ان کی ساری عیاشیاں، شب باشیاں، مے نوشیاں، انجمن آرائیاں اور رنگ رلیاں ختم ہو جائیں گی اور اگر یہ نظام آ گیا تو ان کی موٹی مگر نازک کمر یا کوڑے برداشت نہ کر سکے گی۔

ہم بشرح صدر وعلی وجہ البصیرۃ یہ بات دہراتے ہیں کہ معاشرہ کو مزید تباہی سے بچانے کے لئے اگر آپ فکر مند ہیں اور گناہوں سے پاک معاشرہ کے خواہش مند ہیں تو نظام مصطفی کو نافذ کیجئے بصورت دیگر عصمتوں کی بربادی کے تماشے اور نونہالوں کی زندگیوں کے چراغ گل ہوتے دیکھتے رہیے اور چوکوں اور چوراہوں پر موم بتیاں جلاتے رہیے...... اس سے معاشرہ میں کوئی تبدیلی آنے والی نہیں......

گزارش واظہار براءت: بعض رسائل وجرائد اور جلسے جلوس کرنے والی انجمنیں، ادارے اشتہارات، بینرز اور پینا فلیکس میں، اور نقیبانِ محفل اعلانات وغیرہ میں میرے نام کے ساتھ بڑے بڑے القابات، اور بھاری بھرکم سابقے لاحقے لگا دیتے ہیں، کوئی فقیہ، کوئی محقق العصر، کوئی شیخ الحدیث کوئی حضرت العلام، اور کوئی عالم اسلام کے نامور اسکالر وخطیب وغیرہ لکھتا ہے، میں ایسے خطابات والقابات کا ہرگز اہل نہیں اور اس سے مجھے تکلیف اور شرمندگی ہوتی ہے، کہ **من آنم کہ من دانم، طفلِ مکتب ام لا غیر**...... میری ان سب سے اور دیگر جمیع احباب و اصدقاء وتلامذہ سے گزارش ہے کہ...... مجھے ایسے القابات وخطابات سے معاف رکھیں، صرف نام پر اکتفا فرمائیں...... آخر آپ حضرات ابوبکر وعمر وعثمان وعلی (رضی اللہ عنہم) کا نام بھی تو بغیر القاب کے لیتے اور لکھتے ہیں، حالانکہ وہ ان القابات سے بھی زیادہ بڑے القابات کے حق دار ہیں، امید ہے گزارش قبول کی جائے گی، میں بہت ممنون ہوں گا...... اس کے باوجود کوئی لکھے تو اے اللہ میں بری الذمہ ہوں (نور احمد شاہتاز)

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆